جملہ حقوق محفوظ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

تعلیم الاسلام

عکسی

تیسرا حصہ

مؤلفہ

حضرت علامہ مفتی اعظم محمد کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

کتب خانہ عزیزیہ جامع مسجد دہلی ۶

KUTUB KHANA AZIZIA

JAMA MASJID DELHI-6

Tel:- 23266422 Fax, 91-11-23266067

Rs. 14/-

فہرست مضامین تعلیم الاسلام تیسرا حصہ (۳)

مضمون	صفحہ
تعلیم الاسلام کا پہلا شعبہ	
اسلامی عقائد	۱
توحید	۲
خدا تعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی نام	۳
ملائکہ (فرشتے)	۴
خدا تعالیٰ کی کتابیں	۸
قرآن مجید کی فضیلتیں	۹
رسالت کا بیان	۱۱
صحابہ کرام کا بیان	۱۵
ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان	۱۷
معجزہ اور کرامت کا بیان	۱۹
انبیاء علیہم السلام کے چند معجزے	۲۰
معراج اور شق القمر اور کرامت کا بیان	۲۱
تعلیم الاسلام ۳ کا دوسرا شعبہ	
وضو کے باقی مسائل	۲۲
فرائض وضو کے باقی مسائل	۲۴
سنن وضو کے باقی مسائل	۲۶
مستحبات وضو کے باقی مسائل	۲۸
نواقض وضو کے باقی مسائل	۲۹
غسل کے باقی مسائل	۳۲
موزوں پر مسح کے باقی مسائل	۳۴
نجاست حقیقیہ اور اس کی طہارت کے باقی مسائل	۳۵
استنجے کے باقی مسائل	۳۸
پانی کے باقی مسائل	۳۹
کنوئیں کے باقی مسائل	۴۰
تیمم کا بیان	۴۲
نماز کی دوسری شرط کا بیان	۴۶
نماز کی تیسری شرط کا بیان	۴۷
نماز کی چوتھی شرط کا بیان	۴۸
نماز کی پانچوں شرط کا بیان	۵۰
فرض واجب سنت نفل کسے کہتے ہیں فرض اور سنت کی قسمیں	۵۱
حرام مکروہ مباح سے کیا مراد ہے؟	۵۱
نماز کی چھٹی شرط کا بیان	۵۵
نماز کی ساتویں شرط کا بیان	۵۶
اذان اور اقامت کا بیان	۵۷
نماز کے ارکان کا بیان	۶۰
تکبیر تحریمہ کا بیان	۶۱
نماز کے پہلے رکن۔قیام کا بیان	۶۲
دوسرے رکن قرآت کا بیان	۶۲
تیسرے رکن رکوع اور چوتھے رکن سجدے کا بیان	۶۴
پانچویں رکن قعدۂ اخیر کا بیان	۶۶
واجبات نماز کا بیان	۶۶
نماز کی سنتوں کا بیان	۶۷
نماز کے مستحبات کا بیان	۶۹
نماز پڑھنے کی پوری ترکیب	۶۹
نماز کے بعد کی دعائیں	۷۲

تعلیم الاسلام حصہ (۳) کا پہلا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الایمان یا اسلامی عقائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید

س۔ توحید کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں!

س۔ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

ج۔ اوّل تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقل صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند، حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔

دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاتفاق مخلوق کو

ناشر: کتب خانہ عزیزیہ اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ اُس جیسا اور کوئی دُوسرا نہیں!

س۔ کیا قرآن مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے ؟

ج۔ ہاں! قرآن مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دِی گئی ہے۔ بلکہ آج دنیا میں صرف قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اَدل بَدل) کرڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کردیں اور خدا کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا اس کی اصلاح کے لئے اور سچی توحید دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآن مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچّی اور خالص توحید کی تعلیم دی !

س۔ قرآن مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے ؟

ج۔ تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے! چند آیتیں یہ ہیں:۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (سورہ بقرہ۔ ع ۱۹) یعنی "تمہارا معبود ایک اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے"۔

دوسری آیت یہ ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (آل عمران۔ ع ۲)

یعنی "خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہلِ علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے"!

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "تو کہہ کہ اللہ ایک ہے"! (وغیرہ)

س۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

ج۔ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے۔ اس کو اسمِ ذات اور اسمِ ذاتی بھی کہتے ہیں!

س۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو (جیسے خالق، رزّاق وغیرہ) کیا کہتے ہیں؟

ج۔ لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صفاتی نام کہتے ہیں!

س۔ صفاتی نام کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں جیسے قدیم ہونا (یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا) عالِم (یعنی ہر چیز کو جاننے والا) ہونا۔ قادر (یعنی ہر چیز پر اس کی طاقت اور قدرت) ہونا۔ حیّ (یعنی زندہ) ہونا وغیرہ۔ تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صِفت کو ظاہر کرے اس کو صفاتی نام کہتے ہیں۔

اِس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام جمیل ہو۔ جو صرف اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس میں کسی

صفت کا لحاظ نہیں۔ لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے۔ لکھنا بھی جانتا ہے، قرآن مجید بھی حفظ یاد ہے۔ اور ان صفتوں کے لحاظ سے اسے عالم منشی، حافظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے اور عالم، منشی، حافظ صفاتی نام کہلائیں گے۔ کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا قرآن مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ اللہ تو خدا تعالےٰ کا ذاتی نام یا اسمِ ذات ہے اور خالق۔ قادر۔ عالم۔ مالک وغیرہ اس کے صفاتی نام ہیں!

س۔ خدا تعالےٰ کا ذاتی نام تو ایک لفظ اللہ ہے۔ اس کے صفاتی نام کتنے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (اعراف ع ۲۲) یعنے "خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو اُنھیں ناموں سے اسے پکارا کرو"

اور حدیث شریف میں ہے اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدًا (بخاری) "بیشک اللہ تعالےٰ کے ننانوے ۹۹ یعنی ایک کم سو نام ہیں"

ملائکہ یا فرشتے

س۔ مُقرّب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر

ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں ؟
ج۔ چار مقرّب فرشتے جن کے نام تم تعلیمُ الاسلام کے دوسرے حصے میں پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں ان کے سوا اور فرشتے بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں کوئی زیادہ مقرّب ہیں کوئی کم!
س۔ فرشتے کیا کام کرتے ہیں ؟
ج۔ تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مقرّر ہیں۔ یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے انتظامات خدا تعالٰی نے فرشتوں کے ذمّے کر رکھے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالٰی کے حکم کے موافق پورے کرتے رہتے ہیں!
س۔ فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ ؟
ج۔ حضرت جبریل علیہ السّلام خدا تعالٰی کے پیغام، احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ انبیاء علیہم السّلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالٰی نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے ذریعہ سے بھیجا!

حضرت میکائیل علیہ السّلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں۔ بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں۔ اور بعض دریاؤں تالابوں نہروں پر مقرر ہیں۔ اور ان

تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کو صور پھونکیں گے،

حضرت عزرائیل علیہ السّلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:۔

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے۔ اور دوسرا برے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین[۱] کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالےٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ ان کو منکر اور نکیر کہتے ہیں۔

---

[۱] کراماً کاتبین عربی لفظ ہے۔ اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اس طرح بولا جاتا ہے لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہم نے اسی طرح لکھدیا ہے۔ ورنہ کاتبین کرام لکھنا چاہیئے تھا۔ ۱۲

(۴) کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو۔ وعظ ہوتا ہو۔ قرآن مجید پڑھا جاتا ہو اور دُرودِ شریف پڑھا جاتا ہو۔ دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو۔ ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں اس نیک کام میں شریک ہوں۔ اُن کی شرکت کی خدا تعالےٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں اُن کی صبح و شام تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔ اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ رات میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جنت کے انتظاموں اور اس کے کاروبار پر مقرر ہیں۔

(۶) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالےٰ کے عرش کے اُٹھانے والے ہیں۔

(۸) کچھ فرشتے خدا تعالےٰ کی عبادت اور تسبیح و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

س۔ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں ؟

ج۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں ؀

خدا تعالیٰ کی کتابیں

س۔ توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

ج۔ ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے۔ توریت کے بارے میں اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ (مائدہ ع ۷) یعنی "بیشک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے۔"

زبور کے بارے میں فرمایا:۔ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (نساء ع ۲۳) یعنی "ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔"

انجیل کے بارے میں فرمایا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ (حدید ع ۴) یعنی "ہم نے عیسٰے بن مریم کو بھیجا اور اُنھیں انجیل دی۔"

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

س۔ اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل، کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ کیسا ہے؟

ج۔ ایسا شخص کافر ہے کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے۔ تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا۔ اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو

نہ مانے وہ کافر ہے!

س۔ تو کیا یہ توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں وہی اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟

ج۔ نہیں کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے اَدل بَدل کر دیا ہے ـــــ موجودہ توریت، زبور، انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف (اَدل بَدل) ہوئی ہے اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہیں رکھنا چاہیئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں!

س۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اترے تھے؟

ج۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے صحیفوں کا ذکر سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى میں موجود ہے!

س۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا اس کا کلام ہے؟

ج۔ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے! قرآن مجید میں اس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

س۔ توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں سے افضل کونسی کتاب ہے؟

ج۔ قرآن مجید سب سے افضل ہے!

س۔ قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

ج۔ بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:۔

اوّل یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) مُعجز ہے یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے۔ اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں۔ اور قرآن مجید تیئیس ۲۳ برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اُترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُترتا گیا۔ اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دشمنوں کو کسی وقت یہ موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کرسکیں یا اسے دنیا سے ناپید کر دیں۔

اور نہ خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹی یہ کہ قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا کے لئے عام کردی گئی ۔

رسالت

س۔ تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ ؟

ج۔ مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں:۔ حضرت آدم علیہ السّلام حضرت شیث علیہ السّلام۔ حضرت ادریس علیہ السّلام۔ حضرت نوح علیہ السّلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت اسحٰق علیہ السّلام۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السّلام۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام۔ حضرت ہارون علیہ السّلام۔ حضرت زکریا علیہ السّلام حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ حضرت الیاس علیہ السلام۔ حضرت یونس علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام. حضرت ہود علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام. حضرت عیسیٰ علیہ السلام. حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

ج۔ حضورؐ خاندان قریش میں سے ہیں۔ عرب کے تمام خاندانوں میں خاندانِ قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا۔ خاندانِ قریش کے لوگ عرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندانِ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی۔ جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی۔ حضورؐ اسی شاخ یعنی بنی ہاشم میں سے تھے اسی وجہ سے حضورؐ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں!

س۔ ہاشم کون تھے جن کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ہے؟

ج۔ حضورؐ کے پردادا کا نام ہاشم ہے آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے۔ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

ج۔ ہاں آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضورؐ کے نسب کے سلسلے

میں داخل ہیں!

س۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

ج۔ حضورؐ کی عمر مبارک چالیس ۴۰ سال کی تھی کہ آپ پر وحی نازل ہوئی!

س۔ وحی سے کیا مراد ہے؟

ج۔ وحی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضورؐ پر اتارنا شروع کیا!

س۔ وحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضورؐ زندہ رہے؟

ج۔ تیئیس ۲۳ برس۔ تیرہ ۱۳ سال مکہ معظمہ میں اور دس ۱۰ سال مدینہ منورہ میں!

س۔ مدینہ منورہ میں آپ کیوں چلے گئے تھے؟

ج۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی توحید کی تعلیم دی اور ان سے فرمایا کہ بُت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے اُنھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں حضور انورؐ اُن کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالےٰ کے احکام پہنچاتے رہے مگر جب اُن کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر حضورؐ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا۔ تو حضور انورؐ خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے۔ مدینہ منورہ

کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضورؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مشتاق تھے۔ جب حضور انورؐ مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حضورؐ کے ساتھیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اعانت کی۔

حضورؐ کے مدینہ منوّرہ میں تشریف لے جانے کی خبر سن کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ منورہ میں چلے گئے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں اور ان مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے مہاجرین کہتے ہیں۔ اور مدینہ کے مسلمان جنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی اُنھیں انصار کہتے ہیں!

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟

ج۔ دعوائے نبوّت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچّا۔ پاکباز امانت دار شخص سمجھتے تھے۔ محمدؐ امین کہہ کر پکارتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک بہت ہی معتبر اور سچے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزّت اور توقیر کرتے تھے!

س۔ اِس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ج۔ اوّل یہ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو خاتم النّبیّن فرمایا ہے

جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:
اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہ میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ع ۱) یعنی "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہارے اوپر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا"

اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے دین کی تکمیل کر دی اور اسلام ہمیشہ کے لئے ہر طرح کامل و مکمل دین ہو گیا اس لئے حضورؐ کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی

س۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رتبے میں بڑے ہیں؟

ج۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام پیغمبروں سے افضل ہونا قرآن مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضورؐ نے بھی فرمایا ہے۔
اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہ "میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا" اور ظاہر ہے کہ اولادِ آدم میں تمام پیغمبر علیہم السّلام بھی داخل ہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل اور اُن کے سردار ہوئے۔

صحابۂ کرامؓ کا بیان

س۔ صحابی کسے کہتے ہیں؟

ج۔ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضورؐ کو دیکھا یا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو۔ اور ایمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو!

س۔ صحابی کتنے ہیں؟

ج۔ ہزاروں ہیں جو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر ان کا انتقال ہوا!

س۔ سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

ج۔ صحابہؓ کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ باقی اُمت سے افضل ہیں!

س۔ صحابہ میں سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

ج۔ تمام صحابہ میں چار صحابی سب سے افضل ہیں۔ اوّل حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ جو تمام اُمّت سے افضل ہیں۔ دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ کے سوا تمام اُمّت سے افضل ہیں تیسرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد تمام اُمّت سے افضل ہیں چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے بعد تمام اُمّت سے افضل ہیں یہی چاروں بزرگ حضور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے

س۔ خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضورؐ فرماتے تھے انھیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہو اُسے خلیفہ کہتے ہیں خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں حضورؐ کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حضرت ابوبکر صدّیقؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام بنائے گئے اس لئے یہ خلیفہ اوّل ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضؓ تیسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے ان چاروں کو خلفائے اربعہ اور خلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

ولایت اور اولیاء اللہ کا بیان

س۔ ولی کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلعم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے خدا اور رسول کی محبّت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مُقرّب اور پیارا ہوتا ہے۔ اس کو ولی کہتے ہیں!

س۔ ولی کی پہچان کیا ہے؟

ج۔ ولی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان مُتقی پرہیزگار ہو۔ کثرت سے عبادت

کرتا ہو خدا اور رسول کی محبّت اُس پر غالب ہو۔ دُنیا کی حرص نہ ہو آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو!

س۔ کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

ج۔ ہاں تمام صحابی خدا کے ولی تھے۔ کیونکہ حضور رسولِ کریمؐ کی صحبت کی برکت سے ان کے دِلوں میں خدا اور رسول کی محبت غالب تھی دنیا سے محبّت نہیں رکھتے تھے۔ کثرت سے عبادت کرتے تھے۔ گناہوں سے بچتے تھے۔ خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے۔

س۔ کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

ج۔ ہرگز نہیں۔ صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا!

س۔ ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبے کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبے والا ہو سکتا ہے؟

ج۔ نہیں۔ صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے اس لئے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا!

س۔ بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ اور لوگ انھیں ولی سمجھتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

ج۔ بالکل غلط ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا!

س۔ کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ

انھیں معاف ہو جائیں؟

ج۔ جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہو اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔ جو لوگ ہوش و حواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں۔ خلافِ شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں۔ ہرگز ولی نہیں ہو سکتے۔

معجزہ اور کرامت کا بیان

س۔ معجزہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی ایسی خلاف عادت باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں!

س۔ پیغمبروں نے کیا کیا معجزے دکھلائے؟

ج۔ پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار معجزے دکھلائے ہیں چند مشہور معجزے یہ ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہو جاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے۔ اور وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان راستوں سے دریا پار اتر گئے جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گذر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسےٰ علیہ السّلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مادر زاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے۔ کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے مٹی کی چڑیاں بنا کر انھیں زندہ کر کے اُڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تقریبًا چودہ سو برس کا عرصہ گزر گیا لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآن مجید کی چھوٹی سی چھوٹی سورۃ کے مثل بھی نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ہے۔

تیسرا معجزہ شق القمر ہے۔

چوتھا معجزہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالےٰ کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کی اُن کے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضورؐ کا یہ ہے کہ حضورؐ کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔

اس کے علاوہ حضور سرور عالمؐ کے سینکڑوں معجزے ہیں جو تم

بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

س۔ معراج کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے میں بُراق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالےٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے اسی رات میں جنّت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آگئے۔ اسی کو معراج کہتے ہیں !

س۔ شق القمر سے کیا مراد ہے ؟

ج۔ شق القمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کفار مکہ نے حضور رسول انور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لیے پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے۔ اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

س۔ کرامت کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے۔ جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں۔ نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

س۔ معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے ؟

ج۔ جس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہو اور اس سے کوئی خلافِ عادت اور مشکل بات ظاہر ہو اُسے معجزہ کہتے ہیں اور جس نے پیغمبری کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن متّقی پرہیزگار ہو اور اس کے تمام کام شرع شریف کے مطابق ہوں اگر اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر خلاف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلافِ عادت بات ظاہر ہو تو اسے اِستدراج کہتے ہیں!

س۔ کیا اولیاء اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

ج۔ نہیں۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

س۔ بعضے خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ اُنھیں کیا سمجھنا چاہئے؟

ج۔ ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں۔ اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا استدراج ہے۔ کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا۔ اور ان کی خلافِ عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکا ہے۔

تعلیم الاسلام حصہ (۳) کا دوسرا شعبہ

معروف بہ

تعلیم الارکان یا اسلامی اعمال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وضو کے باقی مسائل

س۔ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ بعض علماء نے تو ایسے شخص کو جو قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہا ہے!

س۔ نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

ج۔ قرآن مجید کی یہ آیت: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ (مائدہ ع ۲) یعنی ”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو (پہلے) اپنے مونھ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کر لو۔ اور ٹخنوں تک پاؤں دھوڈالو“ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ (ترمذی) یعنی ”نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے“

فرائضِ وضو کے باقی مسائل

س ۔ دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں ؟

ج ۔ اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں دھونے کی ادنےٰ مقدار ہے اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر مونھ پر پھیر لیا یا اس قدر تھوڑا پانی مونھ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر مونھ پر ہی رہ گیا، ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے مونھ دھویا اور وضو صحیح نہ ہوگا!

س ۔ جن اعضا کا دھونا وضو میں فرض ہے انھیں کتنی مرتبہ دھونے سے فرض ادا ہوگا؟

ج ۔ ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سُنت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے!

س ۔ کہاں سے کہاں تک مونھ دھونا فرض ہے؟

ج ۔ پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا فرض ہے!

س ۔ جن اعضاء کا دھونا فرض ہے۔ ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں ؟

ج ۔ اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سُوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا!

س ۔ اگر کسی شخص کے چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں ؟

ج ۔ ہاں فرض ہے۔ اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جس کا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے!

س۔ مسح کرنے کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ ہاتھ کو پانی سے تر کرکے (بھگو کر) کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں!

س۔ سر پر مسح کرنے کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

ج۔ نیا پانی لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کرلے تو وہ بھی کافی ہے۔ مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کرلیا تو پھر دوسری جگہ اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے اُسے تر کرلیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں!

س۔ اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑگئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیرلیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح ادا ہوگیا یا نہیں؟

ج۔ ادا ہوگیا!

س۔ وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

ج۔ آنکھوں کے اندر کا حصہ۔ ناک کے اندر کا حصہ، مونھ کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے!

س۔ وضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں!

س۔ اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کو

دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصّہ باقی ہو تو باقی حصّے کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے!

سُنَنِ وُضو کے باقی مسائِل

س۔ اگر وضو میں نیّت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر وضو کی نیت نہ کی جیسے دریا میں گر گیا۔ یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اعضائے وضو پر پانی بہہ گیا تو وضو ہو جائے گا یعنی اس وضو سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا!

س۔ وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

ج۔ نیّت کے معنٰے ارادہ کرنے کے ہیں۔ جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لئے وضو کرتا ہوں بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے!

س۔ نیّت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں!

س۔ وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیّت کرے؟

ج۔ صرف یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں!

س۔ وضو میں بسم اللہ پوری پڑھنی چاہیئے یا نہیں؟

ج بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پوری پڑھنا یا بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ یا بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تینوں طرح پڑھنا جائز ہے!

س۔ مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

ج۔ مسواک کرنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں۔ مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہیئے۔ جیسے پیلو کی جڑ۔ یا نیم کی لکڑی۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہیئے۔ دھو کر مسواک کرے۔ اور دھو کر رکھے۔ اوّل دائیں طرف کے دانتوں میں پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہیئے۔ تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہیئے!

س۔ غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

ج۔ وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سُنّت ہے۔ لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہیئے۔ داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہیئے!

س۔ ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک سے لگائے۔ اور سانس کے ذریعہ سے پانی ناک میں چڑھائے۔ لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے۔ روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے۔ سانس سے نہ کھینچے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنّتِ مؤکدہ ہیں!

س۔ ڈاڑھی کے کس حصّہ کا خلال کرنا سنّت ہے؟

ج۔ ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سُنّت ہے اور جو بال کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متّصل ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے!

س۔ اُنگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہیئے؟

ج۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائے۔ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے۔ دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلیا پر ختم کرے!

س۔ تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیئے؟

ج۔ دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت گُدّی تک لے جاؤ۔ اور پھر واپس لوٹا لاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے!

س۔ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہیئے یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ سر کے مسح کے لئے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے۔ اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہیئے اور باہر کان کا مسح انگوٹھے سے کرنا چاہیئے۔

مُستحبّاتِ وُضو کے باقی مسائل

س۔ دائیں طرف سے شروع کرنا سُنّت ہے یا مستحب؟

ج۔ بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے اور بعض نے مستحب بتایا ہے!

س۔ گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟
ج۔ گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا چاہئے۔ گلے پر مسح کرنا بدعت ہے!
س۔ وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟
ج۔ وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سرا بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ انگوٹھی یا چھلّے کو ہلانا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ زور سے پانی مونھ پر نہ مارنا۔ زیادہ پانی نہ بہانا۔ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا وغیرہ۔

نواقضِ وضو کے باقی مسائل

س۔ ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟
ج۔ کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بھی بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے!
س۔ آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہا باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟
ج۔ نہیں ٹوٹا۔ کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے

نہ غسل ہیں!

س۔ اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اُسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا۔ پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا۔ کئی بار ایسا کیا۔ تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

ج۔ یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں اگر اتنا تھا کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا!

س۔ قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

ج۔ قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور مونھ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

س۔ اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ مونھ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا۔ اور وضو نہیں ٹوٹے گا!

س۔ بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے۔ اس میں سے خون یا پیپ کا دھبہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

ج۔ اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے۔ کپڑا لگنے سے دھبہ آجاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔ لیکن پھر بھی دھو ڈالنا بہتر ہے!

س۔ قے اگر مونھ بھر کے نہ ہو تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں!

س۔ جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا۔ اور بھر گئی یا مچھر، پسّو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج۔ جونک کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے۔ کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو یقیناً بہہ جاتا اور مچھر، پسّو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا!

س۔ کس قسم کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج۔ کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسے سجدے میں سو گیا یا قعدہ میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا!

س۔ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج۔ ہاں انبیاء علیہم السّلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ یہ ان کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی!

س۔ کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں (۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو۔ کیونکہ نابالغ کے قہقہے سے

وضو نہیں ٹوٹتا (۲) جاگتے ہیں ہنسے۔ پس اگر نماز میں سوگیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا (۳) جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدے والی نماز ہو۔ پس نمازِ جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا!

س۔ کیا کسی دُوسرے شخص کے سَتر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج۔ اپنے یا کسی دوسرے شخص کے سَتر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا!

غُسل کے باقی مسائِل

س۔ غُسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ تین قسمیں ہیں۔ فرض۔ سُنّت۔ مُستحب!

س۔ غسل فرض کتنے ہیں؟

ج۔ چھ ہیں۔ اور ان کا بیان تعلیم الاسلام کے کسی اگلے حصّے میں آئے گا!

س۔ غسل سنّت کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

ج۔ چار ہیں۔ اور وہ چاروں یہ ہیں۔ جُمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ حج کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔ عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا۔

س۔ غسل مستحب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

ج۔ غسل مستحب بہت ہیں جن میں سے چند غسل یہ ہیں۔ شعبان کے مہینے

لفظ احرام اور عرفات اور وقوف اور عرفہ کے معنی حج کے بیان میں تمھیں معلوم ہو جائیں گے۔ ۱۲

کی پندرھویں رات میں جسے شب برات کہتے ہیں غسل کرنا۔ عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد آنے والی رات میں۔ سورج گرہن، چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا۔ نماز استسقاء کے لئے غسل کرنا۔ مکۂ معظمہ یا مدینۂ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔ میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کر لینا۔ کافر کا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا!

س۔ اگر غسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگالے یا بارش میں کھڑا ہو جائے اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

ج۔ ہاں ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کرلے اور ناک میں پانی ڈال لے!

س۔ غسل کی حالت میں قبلہ کی طرف مونھ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف مونھ کرنا ناجائز ہے اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں!

س۔ ستر کھول کر غسل کرنا کیسا ہے؟

ج۔ غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے!

س۔ غسل میں مکروہ کتنے ہیں؟

ج۔ پانی زیادہ بہانا۔ ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا۔ یا قبلے کی طرف مونھ کرنا۔ سنت کے خلاف غسل کرنا!

س۔ اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا

7

ضروری ہے یا نہیں؟

ج غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا۔ پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں!

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

س۔ مسح کی مدت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

ج۔ جس وقت سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن تین رات مسح جائز ہے۔ مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹا تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظہر کے وقت تک مسح کر سکتا ہے۔ اور مسافر ہے تو پیر کے دن کی ظہر تک مسح کر سکتا ہے!

س۔ مسح کن کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اُن سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے علاوہ مسح کی مدت گزر جانے اور موزے اتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے!

س۔ اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدت مسح کی پوری ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھو کر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کر لینا مستحب ہے!

س۔ اگر مسافر نے موزوں پر مسح کرنا شروع کیا۔ اور ایک دن ایک

رات کے بعد گھر آ گیا تو کیا کرے؟
ج۔ موزے اتار دے اور نئے سرے سے مسح کرنا شروع کرے!
س۔ اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟
ج۔ اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے!
س۔ اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟
ج۔ ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو اسے جمع کر کے دیکھو اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے۔ اور دونوں موزے پھٹے ہوئے ہوں اور دونوں کی مجموعی پھٹن تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے!

نجاست حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل

س۔ چمڑے کی چیزیں (جیسے موزے، جوتی، بستر بند وغیرہ) اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟
ج۔ زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے!

س۔ اگر انھیں چیزوں میں پیشاب۔ شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

ج۔ پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دُور کردے دھوکر پاک ہوں گی یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی بلکہ دھونا ضروری ہے!

س۔ چاقو۔ چھری۔ تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے۔ المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہوجائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

ج۔ لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں زنگ نہ ہو اور چاندی۔ سونے تانبے۔ المونیم۔ پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشہ کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن یہ تمام چیزیں جبکہ صاف اور نقشین نہ ہوں اس طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہوجاتی ہیں!

س۔ نقشین نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش نہ ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانے کا احتمال ہے۔ ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک ہوجائیں گی!

س۔ زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

ج زمین جب خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر (رنگ۔ بو۔ مزہ) جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے!

س مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائے؟

ج ۔ اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہو جانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جاتے ہیں!

س ۔ جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جا سکتیں مثلاً تانبے کے برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدّے۔ تو اُن کو پاک کرنے کے لئے کس طرح دھویا جائے؟

ج ۔ ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے۔ اِن کے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دو۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھو ڈالو پاک ہو جائیں گی۔ مگر دھونے میں جس قدر مَلنا ممکن ہو اس قدر مَلنا ضروری ہے تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہو جائے!

س ۔ مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

ج ۔ مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال وجواب میں لکھا گیا!

س نجس چیز مثلاً گوبر جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

ج ۔ ناپاک چیز جب جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے!

س۔ گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
ج۔ گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو۔ باقی گھی پاک ہے۔ اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے!
س۔ ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟
ج۔ ناپاک گھی یا تیل میں اس کے برابر پانی ڈال کر جوش دو پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آجائے اسے اتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا!

استنجے کے باقی مسائل

س۔ استنجے کی کون کونسی صورتیں مکروہ ہیں؟
ج۔ قبلہ کی طرف مونھ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا۔ ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو۔ مکروہ ہے!
س۔ پائخانہ پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟
ج۔ قبلہ کی طرف مونھ یا پیٹھ کر کے پائخانہ پیشاب کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ تالاب، یا نہر یا کنوئیں کے اندر۔ یا ان کے کنارے پر پائخانہ پیشاب کرنا۔ مسجد کی دیوار کے پاس۔ یا قبرستان میں پائخانہ پیشاب کرنا۔ چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔ پیشاب پائخانہ کرتے وقت باتیں کرنا۔ نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پائخانہ پیشاب

کرنا۔ وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب پائخانہ کرنا یہ تمام باتیں مکروہ ہیں ۔

پانی کے باقی مسائل

س ۔ دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ جائز ہے۔ لیکن بہتر نہیں !

س ۔ وضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے (اگر بدن پر نجاست حقیقیہ نہ ہو تو) وہ مستعمل پانی کہلاتا ہے۔ مستعمل پانی غیر مستعمل پانی میں مل جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل سے کم رہے اس وقت تک اُس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ اور جب مستعمل پانی کی مقدار غیر مستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہوجائے تو پھر اس سے وضو اور غسل ناجائز ہے !

س ۔ اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے۔ مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدل جانے پر بھی وضو جائز رہتا ہے۔ ہاں جب تینوں وصف بدل جائیں اور پانی گاڑھا ہوجائے تو وضو ناجائز ہو جاتا ہے !

س۔ اگر تالاب یا حوض شرعی گز سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

ج۔ ہاں وہ جاری پانی کے حکم میں ہے!

س۔ اگر حوض کا کھلا ہوا مونھ شرعی مقدار سے کم ہے۔ لیکن نیچے کا حصہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر حوض دس[1] گز لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اس کے چاروں طرف یا کسی ایک دو طرف سے اس کا مونھ چھپا دیا ہے تو جس چیز سے چھپایا ہے۔ اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک ہے۔ اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے!

خلاصہ یہ کہ پانی کا اُتنا حصّہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو۔ یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو۔ اس کی مقدار شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہیے۔ اگر کھلا ہوا حصّہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں ؛

کنوئیں کے باقی مسائل

س۔ اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

[1] گز سے شرعی گز مراد ہے جو نمبری گز سے تقریباً ۹ گرہ کا ہوتا ہے ۱۲۔

ج ۔ کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ ۔ بکری ۔ بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا !

س ۔ اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اُترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے ؟

ج ۔ اگر اس کافر کو کنوئیں میں اُترنے سے پہلے نہلا دیا جائے اور پاک کپڑا استر پر باندھ کر کنوئیں میں اُترے تو کنواں پاک ہے اور اُترنے سے پہلے نہیں نہایا ۔ اور اپنے مستعمل کپڑے کے ساتھ اُترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے ۔ کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے !

س ۔ اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں ۔ تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے ؟

ج ۔ جب کہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو ۔ یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے ۔ درمیانی ڈول وہ ہے جس میں اسّی انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو !

یہاں تک تعلیم الاسلام حصہ دوم میں آئے ہوئے
مسائل پر اضافہ تھا ۔ اب اُن سے آگے کے
مسائل شروع ہوتے ہیں

تیمّم کا بیان

س۔ تیمم کسے کہتے ہیں؟

ج۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں!

س۔ تیمم کب جائز ہوتا ہے؟

ج۔ جب پانی نہ ملے۔ یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہوتا ہے!

س۔ پانی نہ ملنے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

ج۔ جب پانی ایک میل دور ہو یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو۔ مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے۔ یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہو گی یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسّی نہیں ہے یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اُٹھ کر اسے لے نہیں سکتا۔ اور دوسرا آدمی موجود نہیں۔ یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں!

س۔ بیمار ہو جانے کا خوف کب معتبر ہے؟

ج۔ جبکہ اپنے تجربہ سے گمان غالب ہو جائے یا کسی بڑے قابل

حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمم درست ہے!

س۔ پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے ذرا کھول کر بیان کرو؟

ج۔ جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں۔ لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمان غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے!

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو۔ اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں تیمم کر لینا جائز ہے!

س۔ تیمم میں فرض کتنے ہیں؟

ج۔ تین فرض ہیں۔ اوّل نیت کرنا۔ دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ پر پھیرنا۔ تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا!

س۔ تیمم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

ج۔ اوّل نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انھیں جھاڑ دو۔ زیادہ مٹی لگ جائے تو مونھ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو مونھ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں

ہاتھ مٹّی پر مارو۔ اور انھیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ۔ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیر دو پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو۔ پھر انگلیوں کا خلال کرو اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اُسے اُتارنا یا ہلانا ضروری ہے ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سُنّت ہے۔

س۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم جائز ہے؟ یا صرف وضو کا؟

ج۔ دونوں کا تیمم جائز ہے!

س۔ کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

ج۔ پاک مٹّی اور ریت اور پتّھر اور چونا اور مٹّی کے کچّے یا پکّے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹّی کی کچّی یا پکّی اینٹیں اور مٹّی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی پر تیمم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے بھی تیمم کرنا جائز ہے!

س۔ کن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے؟

ج۔ لکڑی۔ لوہا۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ المونیم۔ شیشہ۔ رانگ جست۔ گیہوں۔ جو۔ اور تمام غلے۔ کپڑا۔ راکھ۔ اِن تمام چیزوں پر ناجائز ہے یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں

ان پر تیمم ناجائز ہے!

س ۔ پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمم جائز ہوگا یا نہیں؟

ج ۔ جن چیزوں پر ہم نے تیمم جائز بتایا ہے اُن پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دُھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمم جائز ہے!

س ۔ جن چیزوں پر تیمم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمم ہو جائے گا یا نہیں؟

ج ۔ ہاں جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمم جائز ہے!

س ۔ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ جائز نہیں!

س ۔ نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ جائز ہے!

س ۔ اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ نماز ہو گئی۔ اب اُسے لوٹانے کی حاجت نہیں۔ چاہے پانی وقت کے اندر ملا ہو یا وقت کے بعد!

س ۔ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

ج ۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے ہاں غسل کا تیمم صرف حدثِ اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے

تیمّم کیا تھا تو وہ تیمّم پانی پر قدرت حاصل ہو جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے!

س ۔ ایک وقت کی نماز کے لئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ ایک تیمم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمّم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآن مجید کی تلاوت اور جنازے کی نماز اور سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں!

س ۔ تیمم کی مدت کیا ہے؟

ج ۔ جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمم جائز ہے اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں:

نماز کی دوسری شرط کپڑے پاک ہونے کا بیان

س ۔ کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں ۔ جیسے کرتا ۔ پائجامہ ٹوپی ۔ عمامہ ۔ اچکن وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی ان میں سے کسی پر نجاست غلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاست خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے پس اگر

نجاست غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاست خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہو گی!

س۔ اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا۔ دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ جو کپڑا نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے۔ ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہو گی۔ کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا۔

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

س۔ جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے!

س۔ جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا بچھی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں!

اور اگر تیلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی!

س ۔ اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں تہیں کپڑے کی سلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے!

س ۔ ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج ۔ جب کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بُو یا رنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے!

س ۔ اگر نماز کی جگہ پاک ہو لیکن کہیں آس پاس نجاست ہو اور اس کی بُو نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

ج ۔ نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنا اچھا نہیں۔

نماز کی چوتھی شرط (ستر چھپانے) کا بیان

س ۔ ستر چھپانے سے کیا مُراد ہے؟

ج ۔ مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے۔ یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے اور

عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور مونھ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے۔ اگرچہ عورت کو نماز میں مونھ چھپانا فرض نہیں لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے مونھ آنا بھی جائز نہیں!

س۔ اگر ستر کا کوئی حصّہ بلا قصد کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور کھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہو گی!

س۔ اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں نماز نہ ہو گی!

س۔ اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی!

س۔ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے مثلاً درختوں کے پتّے یا ٹاٹ وغیرہ۔ اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے!

نماز کی پانچویں شرط (وقت) کا بیان

س ۔ نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی۔ اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی!

س ۔ نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

ج ۔ دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ان کے علاوہ ایک نماز وتر واجب ہے!

س ۔ فرض، واجب، سُنّت، نفل کسے کہتے ہیں۔ اور ان میں کیا کیا فرق ہیں؟

ج ۔ فرض اُسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شُبہ نہ ہو اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ واجب وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا ہاں بلا عُذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ سُنّت اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا صحابۂ کرامؓ نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ نفل ان کاموں کو کہتے ہیں جن کی

فضیلت شریعت میں ثابت ہو ان کے کرنے میں ثواب اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو اُسے مُستحَب اور مَندُوب اور تطوّع بھی کہتے ہیں!

س ۔ فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج ۔ دو قسمیں ہیں۔ فرضِ عین اور فرضِ کفایہ۔ فرضِ عین اُس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو اور فرضِ کفایہ وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمّہ سے اُتر جائے۔ اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں!

س ۔ سُنّت کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج ۔ دو قسمیں ہیں۔ سُنّتِ مؤکّدہ اور سنّتِ غیر مؤکّدہ۔ سنت مؤکّدہ اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور رسُول کریمؐ صلّے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عُذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنّتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے۔ اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے۔ اور سنّتِ غیر مؤکّدہ اسے کہتے ہیں جسے حضورؐ نے اکثر کیا ہو۔ لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنّتوں کے کرنے میں مُستحب سے زیادہ ثواب ہے۔ اور چھوڑنے میں گناہ نہیں ان سنّتوں کو سُننِ زوائد بھی کہتے ہیں!

س ۔ حرام اور مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

ج ۔ حرام اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیلِ قطعی سے ثابت ہو

اور اس کا کرنے والا فاسق اور عذاب کا مُستحق ہو۔ اور اس کا مُنکر کافر ہو۔ اور مکروہِ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہِ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب ہے۔ اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی بُرائی ہے!

س۔ مُباح کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مُباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو!

س۔ نمازِ فجر کا وقت بیان کرو؟

ج سورج نکلنے سے تخمیناً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے وہ سفیدی زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے۔ اسے صبحِ کاذب کہتے ہیں تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اُٹھتی ہے۔ یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اُوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اُٹھتی اُسے صبحِ صادق کہتے ہیں۔ اسی صبحِ صادق کے نکلنے سے نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا وقت جاتا رہا!

س۔ فجر کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ جب اُجالا ہو جائے۔ اور اتنا وقت ہو کہ سنّت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنّت کے موافق نماز پڑھی جاسکتی ہو ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے!

س۔ نمازِ ظہر کا وقت بیان کرو؟

ج۔ نمازِ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے!

س۔ ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اوّل وقت پڑھنا مستحب ہے لیکن اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے!

س۔ نمازِ عصر کا وقت بتاؤ؟

ج۔ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ

کمزور اور پیلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہیئے!

س۔ نمازِ مغرب کا وقت بیان کرو؟

ج۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق غروب ہونے تک رہتا ہے!

س۔ شفق کسے کہتے ہیں؟

ج۔ آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھم کی طرف آسمان پر جو سُرخی رہتی ہے اسے شفقِ اَحمَر (یعنی سُرخ شفق) کہتے ہیں۔ پھر سُرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اسے شفقِ ابیض کہتے ہیں پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے اس شفقِ اَبیَض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے!

س۔ مغرب کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ اوّل وقت مستحب ہے۔ اور بلا عذر دیر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے!

س۔ نمازِ عشاء کا وقت کیا ہے؟

ج۔ سفید شفق جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے!

س۔ عشاء کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج۔ ایک تہائی رات تک مستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی

رات تک مُباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے!

س۔ نمازِ وتر کا وقت بتاؤ؟

ج۔ نمازِ وتر کا وقت وہی ہے۔ جو نمازِ عشار کا ہے۔ لیکن وتر کی نماز عشار کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی۔ گویا عشار کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے!

س۔ وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

ج۔ اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسا ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے لیکن اگر جاگنے پر بھروسا نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہیئے!

نماز کی چھٹی شرط (استقبالِ قبلہ) کا بیان

س۔ استقبالِ قبلہ کے کیا معنٰے ہیں؟

ج۔ قبلہ کی طرف مونھ کرنے کو استقبالِ قبلہ کہتے ہیں!

س۔ استقبالِ قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا مونھ قبلہ کی طرف ہو!

س۔ مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

ج۔ مسلمانوں کا قبلہ خانۂ کعبہ ہے خانہ کعبہ کمرے کی شکل کا ایک گھر ہے۔ جو مُلک عرب کے شہر مکّہ مُعظّمہ میں واقع ہے۔ خانۂ کعبہ کو

"کعبۃ اللہ" "بیتُ اللہ" "بیتُ الحرام" بھی کہتے ہیں!

س۔ قبلہ کس طرف ہے؟

ج۔ ہندوستان، برما، بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھم کی طرف ہے۔ کیونکہ یہ تمام ملک مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں!

س۔ اگر بیمار کا مونھ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اس میں ہلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رُخ کر سکتا ہو اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اُس کا مونھ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف مونھ ہو اُسی طرف نماز پڑھ لے۔

نماز کی ساتویں شرط (نیّت) کا بیان

س۔ نیت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں!

س۔ نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

ج۔ نیت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے۔ مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نمازِ فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نمازِ فجر

پڑھتا ہوں اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت بھی کرنی ضروری ہے!

س۔ نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

ج۔ مستحب ہے اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے!

س۔ نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

ج۔ نماز نفل کی نیت اتنی کافی ہے کہ نماز نفل پڑھتا ہوں، نمازِ سُنّت اور تراویح کے لئے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے ❊

اذان کا بیان

س۔ اذان کے کیا معنے ہیں؟

ج۔ اذان کے معنیٰ خبر کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں (اذان کے الفاظ تعلیم الاسلام حصہ اوّل میں لکھے جا چکے ہیں)!

س۔ اذان فرض ہے یا سنّت؟

ج۔ اذان سنّت ہے۔ لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے!

س۔ اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے؟

ج۔ پانچوں فرض نمازوں اور جُمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے

ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں !

س - اذان کس وقت کہنی چاہیئے ؟

ج - ہر نماز فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہیئے۔ اگر وقت سے پہلے کہدی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے !

س - اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے ؟

ج - اذان میں سات باتیں مستحب ہیں۔ قبلہ کی طرف مونھ کر کے کھڑا ہونا۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا۔ اذان کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا۔ اونچی جگہ پر اذان کہنا۔ بلند آواز سے اذان کہنا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب مونھ پھیرنا۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم دو بار کہنا !

س - اِقامت کسے کہتے ہیں ؟

ج - فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے !

س - اقامت کہنا کیسا ہے ؟

ج - اقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنّت ہے۔ فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں !

س ۔ کیا اذان اور اقامت مَردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنّت ہے ؟

ج ۔ نہیں بلکہ صِرف مردوں کے لئے سنّت ہے !

س ۔ بے وضو اذان اور اقامت کہنا کیسا ہے ؟

ج ۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے ۔ مگر اس کی عادت کرلینا بُرا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے !

س ۔ اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھ لے تو اذان اور اقامت کہے یا نہیں ؟

ج ۔ محلّہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہی لیکن کہہ لے تو اچھا ہی !

س ۔ مسافر حالتِ سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں ؟

ج ۔ ہاں حالتِ سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اذان اور اقامت دونوں کہنی چاہئیں لیکن اگر اذان نہ کہے صِرف اقامت کہہ لے جب بھی مضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے !

س ۔ اذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہدے تو یہ جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۔ اگر اذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر دوسرے شخص کے اقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو ہو تو مکروہ ہے !

س ۔ اذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اقامت کہنی چاہیئے ؟

ج۔ مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہیے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پائخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے!

س۔ اذان اور اقامت کی اجابت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اذان اور اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمہ کہتے جائیں جو مؤذّن یا مکبّر کہتا ہے۔ مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سنکر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ کہنا چاہیے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنکر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہیے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سنکر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہیے!

س۔ اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟

ج۔ اذان کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَاد ∴

نماز کے ارکان کا بیان

س۔ ارکانِ نماز کسے کہتے ہیں؟

ج۔ ارکانِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں۔ ارکان

رُکن کی جمع ہے۔ رُکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں!

س۔ نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟

ج۔ چھ چیزیں فرض ہیں۔ اوّل تکبیر تحریمہ کہنا۔ دوسرے قیام (کھڑا ہونا)۔ تیسرے قرأت (یعنی قرآن مجید پڑھنا) چوتھے رکوع کرنا۔ پانچویں دونوں سجدے۔ چھٹے قعدۂ اخیرہ یعنے نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیر تحریمہ شرط ہے رُکن نہیں ہے!

س۔ تکبیر تحریمہ شرط ہے تو اُسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

ج۔ چونکہ تکبیر تحریمہ اور نماز کے ارکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیر تحریمہ کو ارکان نماز کے ساتھ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا۔

تکبیرِ تحریمہ کا بیان

س۔ تکبیرِ تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے۔ اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں!

س۔ فرض نماز کی تکبیر تحریمہ جُھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ

کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے ؎

نماز کے پہلے رُکن یعنی قیام کا بیان

س ۔ قیام سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں ۔ اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے !

س ۔ قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے ؟

ج ۔ فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدرِ فرض قرأت پڑھی جا سکے !

س ۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے ؟

ج ۔ بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عُذر سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے !

س ۔ نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے ؟

ج ۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں ۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے ۔ لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے ؎

نماز کے دوسرے رُکن قرأت کا بیان

س ۔ قرأت سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ قرأت قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں !

س ۔ نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟
ج ۔ کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ اور سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں اور نمازِ وتر اور سنّت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے!
س ۔ کیا سورۂ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟
ج ۔ فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنّت یا نفل) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے!
س ۔ اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟
ج ۔ سُبحان اللہ یا الحمد للہ بجائے قرأت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآن مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قرأتِ فرض کی مقدار یاد کر لینا فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے ورنہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا!
س ۔ قرآن مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہیئے؟
ج ۔ امام پر واجب ہے کہ نمازِ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں اور رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے!
س ۔ کن نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی چاہیئے؟
ج ۔ نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں امام اور مُنفرِد سب کو اور نمازِ وتر میں منفرد

کو قرأت آہستہ کرنی چاہیئے!

س۔ زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

ج۔ زور سے پڑھنے کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے!

س۔ جن نمازوں میں آواز سے قرأت کی جاتی ہے انھیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انھیں جہری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ جہر کے معنیٰ زور سے پڑھنے کے ہیں!

س۔ جن نمازوں میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے انھیں کیا کہتے ہیں؟

ج۔ انھیں سرّی نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ سرّ کے معنیٰ آہستہ پڑھنے کے ہیں!

س۔ اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے!

نماز کے تیسرے رکن (رکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

س۔ رکوع کی ادنےٰ مقدار کیا ہے؟

ج۔ رکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں!

س۔ رکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج۔ اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے!

س ۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جُھک جائے یا کوئی اتنا کُبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے ؟

ج ۔ سر سے اشارہ کرلے یعنی صرف سر کو ذرا جُھکا دینے سے اس کا رکوع ادا ہو جائے گا!

س ۔ سجدے سے کیا مراد ہے ؟

ج ۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں!

س ۔ اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

ج ۔ اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بِلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے۔ اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا بھی نہ ہوگا!

س ۔ ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

ج ۔ دونوں سجدے فرض ہیں!

س ۔ اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

ج ۔ سجدے کا اشارہ سر سے کرلینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے!

س ۔ پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھیر کر دوسرا سجدہ کرے؟

ج ۔ اچھی طرح بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے!

س ۔ عِیدَین یا جُمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہو گئی۔ اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کرلیا تو جائز ہے یا نہیں؟

ج ۔ جائز ہے!

نماز کے پانچویں رکن (قعدۂ اخیرہ) کا بیان

س ۔ قعدۂ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟
ج ۔ اَلتحیات کے آخری الفاظ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے!
س ۔ قعدۂ اخیرہ کن کن نمازوں میں فرض ہے؟
ج ۔ تمام نمازوں میں۔ خواہ فرض ہوں یا واجب، سُنّت ہوں یا نفل قعدۂ اخیرہ فرض ہے ÷

واجباتِ نماز کا بیان

س ۔ واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟
ج ۔ واجباتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے!
س ۔ واجباتِ نماز کتنے ہیں؟
ج ۔ واجباتِ نماز چودہ ہیں :۔
(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا (۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

پڑھنا (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنّت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا (۴) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا (۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا (۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا (۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہّد کی مقدار بیٹھنا (۱۰) دونوں قعدوں میں تشہّد پڑھنا (۱۱) امام کو نمازِ فجر۔ مغرب۔ عشاء۔ جمعہ۔ عیدین۔ تراویح اور رمضان شریف کے وِتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ اور ظہر عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا (۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا (۱۳) نمازِ وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا ؁

نماز کی سُنّتوں کا بیان

س۔ نماز کی سُنّتوں سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جو چیزیں نماز میں حضور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انھیں سُنّت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ

جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے!

س۔ نماز میں کتنی سُنتیں ہیں؟

ج۔ نماز میں اکیس سُنتیں ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رُخ رکھنا (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رُکن سے دُوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدرِ حاجت بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثنا پڑھنا۔ (۷) تعوذ یعنے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ پڑھنا (۸) بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھنا۔ (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثنا اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سُنت کے موافق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سُنت ہے اس کے موافق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا (۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر

اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا (۱۹) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا ؞

نماز کے مُستحبّات کا بیان

س ۔ نماز میں کتنی چیزیں مُستحب ہیں ؟

ج ۔ نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں (۱) تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں کی بیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا (۵) جمائی میں مونھ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے مونھ چھپا لینا ؞

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حَدَث اکبر اور حَدَث اصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلو اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے

کی طرف مونھ کر کے اس طرح کھڑے ہو کر دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے۔ پھر جو نماز پڑھنی ہو اس کی نیت دل سے کرو مثلاً یہ کہ فجر کی نماز فرض خدا کے واسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور اُنگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں اور اُنگلیاں کھلی کھلی رہیں۔ اس وقت اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پُشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں۔ اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثنا پڑھو۔ پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو جب سورۂ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے "آمین" کہو۔ پھر کوئی سورۃ یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو (لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو۔ تعوذ اور تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ کچھ نہ پڑھو) قرأت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو جلدی نہ کرو پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو پیٹھ کو ایسا سیدھا کر لو کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ پھر رکوع کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید بھی پڑھ لو (امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں اور منفرد تسمیع و تحمید دونوں پڑھے

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سرے قبلہ کی طرف رہیں کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے کہنیاں زمین پر نہ بچھاؤ۔ سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو۔ اور بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو) پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ سیدھا پاؤں کھڑا رکھو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں۔ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو لَآ اِلٰهَ پر انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو۔ اس کے بعد دعا پڑھو۔ پھر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرو۔ دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف مونھ پھیرو

اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف مونھ پھیرو۔ دائیں سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیّت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہّد کے بعد درود نہ پڑھو۔ بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدہ سے اور واجب یا سُنّت یا نفل ہے تو اس کے قاعدہ سے پوری کر کے سلام پھیر دو۔ سلام کے بعد۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝ اور اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۝ پڑھو۔

اور یہ دعا بھی مسنون ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۝

تعلیم الاسلام کا تیسرا حصہ تمام ہوا

ناشر: کتب خانہ عزیزیہ، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی-٦
KUTUB KHANA AZIZIA 4174, Urdu Bazar, Jama Masjid, Delhi-110006 Tel: 23266422 Fax: 91-11-23266067

سونے کی سُنتیں

(۱) جلد سونے کی فکر کرے دنیا کی بات نہ کرے۔

(۲) باوضو سوئے۔

(۳) تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سوئے۔

(۴) تین ، تین سلائی سُرمہ لگا کر سوئے۔

(۵) کلمہ شریف پڑھ کر سوئے۔

(۶) تسبیح فاطمہ پڑھ کر سوئے۔ (سُبحَان اَللّٰہِ ۳۳ مرتبہ، اَلحَمدُلِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰہُ اَکبر ۳۴ مرتبہ)

(۷) تینوں قل پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر سارے بدن پر پھیر لے۔

(۸) سورۂ مُلک الم سجدہ پڑھ کر سوئے۔

(۹) داہنی کروٹ لیٹ کر ہاتھ رخسار کے نیچے رکھے۔

(۱۰) دعا پڑھ کر سوئے۔

(۱۱) اگر نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے۔ آعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِن غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِن ھَمَزاتِ الشَّیَاطِینِ وَاَن یَحضُرُونَ

(۱۲) اگر بُرا خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھ کر بائیں جانب تھتکار دے۔

آعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ وَشَرِّ ھٰذِہِ الرُّویَا (۳ بار)

کتب خانہ عزیزیہ جامع مسجد دہلی ۶

تعلیمُ الاسلام
عکسی

مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور روزمرّہ پیش آنے والے ضروری مسائل سے واقف ہونے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کیجئے اور اسلامی مدرسوں کے نصاب میں داخل کیجئے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مالکان کتب خانہ عزیزیہ دہلی کے پاس محفوظ ہیں۔ کتاب خریدتے وقت دھوکہ نہ کھائیے اور اچھے کاغذ پر طبع شدہ کتب خانہ عزیزیہ دہلی کا ہی تعلیم الاسلام خریدئیے۔ تاجران کتب اور بڑی تعداد میں تقسیم کرنے والوں کے لئے خاص رعایت۔ اس کے علاوہ، عربی، انگریزی، اُردو اور ہندی کی دینی کتابیں اور قرآن مجید مترجم وغیرہ ہم سے طلب فرمائیں۔

قیمت تعلیم الاسلام مکمل مجلّد	اُردو	ہندی	پنجابی	انگریزی	گجراتی	آسامی	فارسی	فرانسیسی
	54/-	72/-	90/-	100/-	65/-	60/-	80/-	90/-

کتب خانہ عزیزیہ جامع مسجد دہلی ۶
KUTUB KHANA AZIZIA
JAMA MASJID DELHI-6
Tel:- 23266422 Fax, 91-11-23266067